قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا

”اور اللہ کی رسّی کو تم سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو“

قرآن مجید، سورۂ آل عمران (۳): آیت ۱۰۳

# قرآن کریم اور امیر المومنین علیہ السلام

## فصل سوم

# مقدمہ

اللہ کے نام سے ابتداء کرتے ہیں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اور اس کی آخری حجت اور ہمارے زمانہ کے امام حضرت امام حجت بن الحسن العسکری علیہ السلام سے فیض و لطف طلب کرتے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مشہور اور معروف حدیث جیسے حدیث ثقلین (دو گراں قدر چیزوں والی حدیث) میں، جسے تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر قبول کیا ہے، خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، فرماتے ہیں:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيۡنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتۡرَتِي أَهۡلَ بَيۡتِي مَا إِنۡ تَمَسَّكۡتُمۡ بِهِمَا لَنۡ تَضِلُّوا بَعۡدِي أَبَدًا وَلَنۡ يَفۡتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الۡحَوۡضَ

”میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت میرے اہل بیت علیہم السلام۔ اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے کیوں کہ یہ دونوں کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگی یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد ہونگی۔“

[المسترشد فی امامت علی بن ابی طالب علیہم السلام، محمد بن جریر طبری، ص ۵۵۹، ح ۲۳۷]

ہماری کوشش اور واحد مقصد یہ ہے کہ تعلیمات ثقلین یعنی قرآن مجید اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک و پاکیزہ آل علیہم السلام کی روایات سے متمسک رہنا اور ان کی تبلیغ کرنا تاکہ ان کی صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچے۔

اس کتاب کے مقاصد ہیں:

۱. قرآن مجید کی ان آیتوں کو متعارف کرانا جو امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔
۲. شیعہ اور اہل تسنن منابع سے مختصر تفسیر کے ذریعہ ان آیتوں کی تائید کرنا۔
۳. اس حقیقت کو ثابت کرنا کہ اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں، بالخصوص امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ان آیتوں کے نازل ہونے کے بارے میں شیعہ اور اہل تسنن دونوں اپنے نقطہ نظر میں متفق و متحد ہیں۔

# پہلی آیت: جس نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے نفس کو بیچ دیا

## آیت اور ترجمہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ‌ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

**اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اپنے نفس کو مرضی پروردگار کے لئے بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔**

(سورۃ بقرۃ (۲)، آیت ۲۰۷)

## شیعہ نظریہ

- آیت "اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اپنے نفس کو مرضی پروردگار کے لئے بیچ ڈالتے ہیں" سے مراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں۔ "خود کو بیچنے" کا معنی ہے "خود کو قربان کرنا"۔ (تفسیر القمی، ج ا، ص ۷۱)
- ابو الیقظان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکر و فریب دینے اور امیر المومنین علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر رات گزارنے کے بارے میں بیان فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام پر وحی کی کہ اس نے دونوں کے درمیان اخوت قائم کر دی ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے سے طولانی کر دی ہے، اور پوچھا کہ ان میں سے کون اپنے بھائی کو ترجیح دے گا؟

ان دونوں نے موت کو ناپسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ

"کاش تم میرے پیارے حبیب علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی طرح ہوتے، میں نے انہیں اپنے نبی کا بھائی بنایا اور آپ نے انہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی جان پر ترجیح دی، پھر ٹھہر گئے۔ یا اس نے کہا:

ان کے بستر پر سو گئے، ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ تم دونوں زمین پر جاؤ اور انہیں ان کے دشمن سے بچاؤ۔"

چنانچہ جبرائیل نازل ہوئے اور ان کے سرہانے بیٹھ گئے، اور میکائیل ان کے قدموں کے پاس، اور جبرائیل علیہ السلام کہتے رہے: "آپ کتنے عظیم ہو، اے ابی طالب کے بیٹے، اللہ کی قسم، اللہ فرشتوں کے سامنے آپ پر فخر و مباہات کر رہا ہے!"

اور اللہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے بارے میں نازل کرتا ہے: اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اپنے نفس کو مرضی پروردگار کے لئے بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

(الامالی، شیخ طوسی، ص ۴۶۳، ح ۱۰۳۱)

## اہل تسنن کا نظریہ

- عمرو ابن میمون سے، اس نے کہا: "... اور امیر المومنین، امام علی علیہ السلام نے اپنے آپ کو (خدا کی خاطر) بیچ دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر اوڑھی اور پھر ان کی جگہ پر سو گئے۔"

(مسند احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۳۳۱-۳۳۰، ح ۳۰۵۲)

- ابن عباس سے، انہوں نے کہا: "امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے اپنے آپ کو بیچ دیا (اللہ کی رضا کے لئے)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس زیب تن کیا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر سو گئے۔

(المستدرک الصحیحین حاکم نیشاپوری، ج ۳، ص ۴، ح ۴۳۲۲)

(مولف لکھتے ہیں، اس حدیث میں راویوں کا ایک معتبر سلسلہ ہے لیکن بخاری و مسلم نے اسے شامل نہیں کیا۔ اسے ابو داؤد طیالسی اور دیگر نے ابو عوانہ سے بھی اضافی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

# دوسری آیت: کیا مومنین بھی فاسقوں کی طرح ہوسکتے ہیں؟

## آیت اور ترجمہ

اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ

**کیا وہ شخص جو صاحب ایمان ہے اس کے مثل ہو جائے گا جو فاسق ہے؟ ہرگز نہیں دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔**

(سورۃ سجدہ (۳۲)، آیت ۱۸)

## شیعہ نظریہ

ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے اہل شوری سے اپنی فضیلت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ان سے پوچھا:

"کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا ہو: **کیا وہ شخص جو صاحب ایمان ہے اس کے مثل ہو جائے گا جو فاسق ہے ہرگز نہیں دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔** اللہ تعالیٰ نے مومنین میں سے میرے علاوہ کسی اور کے بارے بیان فرمایا ہے؟"

انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم نہیں۔

(الامالی شیخ طوسی، ص ۵۵۰، ح ۱۱۶۸)

## اہل تسنن نظریہ

ابن عباس نقل کرتے ہیں:

ولید بن عقبہ ابن ابی معیط نے امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے کہا: "میں تیر اندازی میں آپ سے زیادہ تیز، تقریر میں آپ سے زیادہ فصیح ہوں، اور فوج کو مرتب کرنے میں آپ سے بہتر ہوں"

جس پر امیر المومنین، امام علی علیہ السلام نے جواب دیا: "خاموش رہو، کیونکہ تم صرف ایک بدکار شخص ہو۔"

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ **کیا وہ شخص جو صاحب ایمان ہے اس کے مثل ہو جائے گا جو فاسق ہے ہرگز نہیں دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔** امیر المومنین امام علی علیہ السلام کو مومن اور ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو فاسق قرار دیا۔

(الدر منثور فی التفسیر المثور، سیوطی، ج٦، ص ۵۵۳)

# تیسری آیت: ولایت ہدایت ہے

## آیت اور ترجمہ

وَاِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰی

**اور میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے اور پھر راہ ہدایت پر ثابت قدم رہے۔**

(سورۃ طٰہ (۲۰)، آیت ۸۲)

## شیعہ نظریہ

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول "**اور میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے اور پھر راہ ہدایت پر ثابت قدم رہے**" کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی طرف۔"

(تاویل الایات الظاہرہ فی فضائل العترۃ الطاہرہ، ملا علی استرابادی، ص ۳۱۰)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم اے علی! آپ کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ کے ذریعے سے دین کی نشانیاں پہچانی جائے اور آپ کے ذریعے ہدایت کی راہیں درست ہو جائیں۔ بے شک جو آپ سے منحرف ہوا در حقیقت وہ منحرف ہے، اور وہ اللہ کی طرف ہدایت نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ آپ کی (ولایت کی) طرف ہدایت نہ پا لے۔ اور یہ میرے رب کا فرمان ہے: **اور میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے اور پھر راہ ہدایت پر ثابت قدم رہے۔** یعنی آپ علیہ السلام کی ولایت کی طرف۔

(تفسیر فرات ابن ابراہیم کوفی، ص ۱۸۰)

## اہل تسنن نظریہ

ثابت البنانی سے (خدا کے) اس قول کے بارے میں: **اور میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے اور پھر راہ ہدایت پر ثابت قدم رہے۔** وہ کہتا ہے کہ ہدایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کی طرف۔

(تفسیر طبری، ج۱۶، ص۱۲۹)

# چوتھی آیت: اہل ذکر

## آیت اور ترجمہ

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

**اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو۔**

(سورۃ نحل (۱٦)، آیت ۴۳)

## شیعہ نظریہ

سدی نقل کرتے ہیں کہ وہ عمر بن خطاب کے ساتھ تھے اس وقت کعب بن اشرف، مالک بن صیفی اور حی بن اخطب ان کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: آپ کی کتاب میں ایک جنت کا ذکر ہے جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اگر ایک جنت کی وسعت ساتوں آسمانوں اور سات زمینوں کے برابر ہے تو قیامت کے دن ساری جنتیں کہاں ہوں گی؟

عمر نے کہا، مجھے نہیں معلوم

جب وہ اس بارے میں گفتگو کر رہے تھے اس وقت امیر المومنین امام علی علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا بات کر رہے ہو؟ یہودی شخص نے سوال دہرایا اور امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے اس سے پوچھا: مجھے بتاؤ رات کے آنے پر دن کہاں جاتا ہے اور جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ یہ اللہ کے علم میں ہے۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح جنتیں بھی اللہ کے علم میں ہیں۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس گفتگو کے بارے میں بتایا اس وقت وحی نازل ہوئی: **"تو ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو۔"**

(مناقب آل ابی طالب، ابن شہر آشوب، ج۲، ص ۳۵۲)

امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: **اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو**...... رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں ذکر ہوں جبکہ ائمہ علیہم السلام اہل ذکر ہیں۔

(الکافی، ج۱، ص ۲۱۰، ح۱)

## اہل تسنن نظریہ

جابر جعفی کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں۔

(تفسیر قرطبی، ج۱۱، ص ۱۸۲؛ تفسیر طبری، ج۱۸، ص ۴۱۴؛ تفسیر ثعلبی، ج۶، ص ۲۷۰)

# پانچویں آیت: صادقین

## آیت اور ترجمہ

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ

**"اے صاحبان ایمان! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔"**

(سورۃ توبہ (۹)، آیت ۱۱۹)

## شیعہ نظریہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ **'اے صاحبان ایمان! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔'** یعنی، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

(بحار الآنوار، علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ، جلد ۳۵، صفحہ ۴۰۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سچّے لوگ تین ہیں: حبیب نجار، مومن آل یاسین جنھوں نے کہا، 'اے لوگو! رسولوں کی پیروی کرو'، حزقیل، مومن آل فرعون جنھوں نے کہا، 'کیا تم اس شخص کو قتل کروگے جو کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے'، اور تیسرے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں، اور وہ سب میں بہترین ہیں۔"

(تفسیر فرات ابن ابراہیم کوفی، صفحہ ۳۵۴)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "امیر المومنین امام علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے کوفہ میں ایک خطبے میں فرمایا: ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، 'صادقین کے ساتھ ہو جاؤ'، میں ہی وہ صادق ہوں۔"

(معانی الآخبار، شیخ الصدوق، صفحہ ۵۸، حدیث ۹)

## اہل تسنن نظریہ

"اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ" کے حوالے سے ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ : "امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔"

(فتح القدیر شوکانی، جلد ۱، صفحہ ۲۰۵)

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام "اے صاحبان ایمان! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ" کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ: 'امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔"

(تاریخ دمشق ابن عساکر، جلد ۴۲، صفحہ ۳۶۱)